نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

غلام احمد قادیانی

THE ALFAZL

QADIAN

ایڈیٹر [illegible]

اسسٹنٹ ایڈیٹر حافظ جمال احمد

قیمت سالانہ پیشگی ... ششماہی ... سہ ماہی ... بیرون ہند ...

فی پرچہ تین پیسے

اخبار ہفتہ میں تین بار

الفضل

قادیان

جماعت احمدیہ کا مسلمہ ارگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۲ | مورخہ ۸ جنوری سنہ ۱۹۲۵ء یوم پنجشنبہ مطابق ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۴۳ھ | نمبر ۵۳

مدینۃ المسیح

حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت الحمد للہ اچھی ہے

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کے اہل و عیال میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح سے خیریت ہے

مورخہ ۴ جنوری بعد نماز عصر ایک مذہبی سکھ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ہاتھ پر حلقہ بگوش اسلام ہو کر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہُوا۔

خان ذوالفقار علی خان صاحب ناظر امور عامہ جو بعد جلسہ سالانہ چند جوانوں کو ہمراہ لے کر ٹیری ٹوریل فوج میں داخل کرانے کے لئے جالندھر چھاؤنی تشریف لے گئے تھے۔ واپس دارالامان تشریف لے آئے ہیں ۔

معذرت

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ مجھے اس دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مینجی میں جلسہ سالانہ میں کام کرنے کا موقع ملا۔ میں اپنی خوش قسمتی پر نازاں ہوں۔ اور خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر کرتا ہوں۔ جس نے یہ خدمت بجا لانے کا موقع عطا فرمایا۔ پھر میں اپنے پیارے آقا کا بھی دل و جان سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ حضور نے میری کمزوریوں اور کوتاہیوں کو نظر انداز فرمایا۔ حضور ہمیشہ خنداں پیشانی سے پیش آتے۔ اور اس عاجز کے دل میں محبت اور جوش کا دریا بہا دیتے۔ اسکے بعد میں اپنے ان معزز مہمانوں سے معذرت کرنا چاہتا ہوں۔ جن کو ملاقات کرنے میں ایک گونہ دقت اٹھانی پڑی۔ مجھے اپنے احباب کی وہ تکلیف نہیں بھولتی۔ جب وہ سردی کے وقت باہر سے ملاقات کے لئے تشریف لاتے اور گھنٹوں انتظار میں بیٹھے رہتے۔ میری یا میرے ساتھ کام کرنیوالے احباب کی کسی حرکت سے جس بھائی کو کوئی تکلیف پہنچی ہو۔ میں اس کے لئے معافی کا خواستگار ہوں اور اپنی نیک نیتی کو عذر میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ گو میں جانتا ہوں۔ کہ نیک نیتی ہر حالت میں کوئی معقول عذر نہیں ہوتا مجھے ہائی سکول میں کام کرنے کی وجہ سے موقع نہ ملا۔ ورنہ میرا ارادہ تھا۔ کہ ایک ماہ قبل مختلف جماعتوں کی تعداد اور مناسب وقت کا پہلے سے انتظام کر لیتا۔ لیکن میں امید کرتا ہوں کہ اگر آئندہ جلسہ سالانہ پر خدا نے مجھے کام کرنے کی توفیق دی تو انشاء اللہ تعالیٰ ہر ممکن کوشش اپنے احباب کو آرام پہنچانے کی کی جائیگی۔

اخیر میں میں اپنے ساتھ کام کرنیوالے احباب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے پوری پوری فرمانبرداری دکھائی۔ اور ہر طرح سے کام کو اچھا بنانے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔ والسلام

خاکسار

علی محمد (بی اے) افسر ڈاک

—— ⁂ ——

نظم

شہابِ ثاقب

حضرت ثاقب جماعت کے نامور اور مشہور شاعر ہیں۔ میری معرفی کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے سالانہ جلسہ کی تقریب پر ایک نظم لکھی تھی۔ جو ۲۷ر دسمبر ۱۹۲۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی تقریر سے پہلے پڑھی جانی تھی۔ مگر وقت کی کمی کی وجہ سے نہ پڑھی جا سکی۔ اس نظم میں حضرت ثاقب نے بہائی فتنہ کی حقیقت کھولی ہے۔ امید ہے ناظرین اس سے حظ وافر اٹھائیں گے۔ (عرفانی)

بہائی فتنہ خوابیدہ سوتا رہ قیامت تک — پڑا رہ گور ناکامی میں تو عقبیٰ کی ساعت تک
مندی رکھ آنکھ اپنی حشر تک کی ایک مدت تک — رسائی پا نہیں سکتا ہے تو نورِ نبوت تک
سمجھتا ہے تو اپنے کو کہ تو جادو کی پتلی ہے
مگر ہم جانتے ہیں یہ کہ تو آہو کی پتلی ہے

تو اک پتہ کے کھڑکے سے اچھل جاتا ہے اے نادان — ہوا کے ایک جھونکے سے دہل جاتا ہے اے نادان
کڑک سے برقِ نورانی کی جل جاتا ہے اے نادان — کہ جس سے مغز سر ترا پگھل جاتا ہے اے نادان
تو اپنے سایہ سے خود بھاگتا ہے دور اے بیدل
تو اپنے پاؤں کی آہٹ سے ہوتا ہے پرے بیدل

ترے دل میں نہ استقلال ہے نے استواری ہے — ترا دل تیرے تن میں سخت دوبھر اور بھاری ہے
تجھے ہر لحظہ ماتم ہر گھڑی اک سوگواری ہے — کڑی ہے جو مصیبت تجھ پہ تیری رازداری ہے
جو کہنا چاہتا ہے اس سے تو دل تنگ رہتا ہے
جو کچھ کہہ بیٹھتا ہے بانگ بے ہنگام کہتا ہے

ترا دل زنگ آلودہ نہیں اسمیں صفائی کچھ — فقط تاریک حجرہ ہے نہیں ہے روشنائی کچھ
نہ تجھ میں دلربائی اور نہ بوئے آشنائی کچھ — ذرا تو سوچ لے دل میں نہیں دین بہائی کچھ
ترا ایمان و دین کچھ بھی نہیں ہوکے کی ٹٹی ہے
تری آنکھوں پہ اندھے عقل کے غفلت کی پٹی ہے

نہ کچھ سوچا ہے دل میں اور نہ چشم دل سے دیکھا کچھ — اندھیرا چھا گیا ایسا نہ دل میں تو نے سوچا کچھ
تو گھر کی عقل کھو بیٹھا ہوا دیوانہ ایسا کچھ — مصیبت تو یہی ہے مردِ حق بین سے نہ پوچھا کچھ
رہا تو چپکا چپکا اور نہ دل کی بات بتلائی
پھرا تو بہکا بہکا بات مطلب کی نہ ہاتھ آئی

تو اپنوں سے ہوا بیگانہ کھو بیٹھا وفاداری — نہ آیا ہاتھ تیرے کچھ بجز سود زیاں کاری
ہوئی نفرت رفیقوں سے بڑھی اپنوں سے بیزاری — بہاء اللہ کا کلمہ زباں پر ہو گیا جاری
نقوش احمدیت یک بیک سب ہٹ گئے دل سے
بجا ہے تیرے دل کو ہم اگر تشبیہ دیں سل سے

نیا نقاش ڈھونڈھا اور نرالی لوح دل پائی — نیا خط اور نئی جدول انوکھی نقش آرائی
نئی آنکھیں نئی عینک الگ عالم سے بینائی — خدا بھی اک نیا ہاتھ آ گیا اللہ رے خود رائی
جو قرآں نے دکھایا تھا خدائے پاک اور برتر
اسے تو بھول بیٹھا اور دل میں بھر لئے پتھر

فسوں سازی میں یکتا اور مثل ہو مکر و فن میں تو — کہ بھیگی بلی بن کے رہتا ہے شیر دل کے بن میں تو
نہ دل کی بات بتلائے جو بیٹھے انجمن میں تو — نظر رکھتا ہے اپنے داؤ کی ہر مرد وزن میں تو
کہ آ جائے کسی ڈھب کوئی احمق تیری چالوں میں
کوئی نادان دانہ دیکھ کر پھنس جائے جالوں میں

وفاداری کے پیرائے میں غداری ترا شیوہ — لباس دوستی میں ناوفاداری ترا شیوہ
جہاں کی آنکھ سے چھپ کر گنہگاری ترا شیوہ — خدا کے روبرو رہ کر سیہ کاری ترا شیوہ
خدائے پاک کو تو نے نہ جانا رازداں اپنا
نہ تو سمجھا اسے دانائے اسرار نہاں اپنا

خدا نے بھی دکھایا کیا ہی بھانڈا پھوڑ کر تیرا — کھلا ہے ڈھب جہاں کے آگے راز مستتر تیرا
سراپا عیب ہو کر کھل گیا علم و ہنر تیرا — رہا اے خانماں برباد گھر تیرا نہ در تیرا
خدا سے پھر گیا اور چل دیا دارالاماں سے تو
گیا تو قادیاں سے اٹھ گیا دنیا جہاں سے تو

سکینت دل کی کھو کر آہ تو بیتاب پھرتا ہے — سکون طبع دیکر صورت سیماب پھرتا ہے
نہیں آرام پاتا بے خور و بے خواب پھرتا ہے — تو دنیا کی ہوس میں پیش شیخ و شاب پھرتا ہے
تری صورت سے نفرت ہو گئی ہے احمدیت کو
تری سیرت سے گھن آتی ہے ارکان جماعت کو

ذرا تو غور کر تا کس پیمبر سے پھرا ہے تو — مسیحا سے پھرا احمد کے چاکر سے پھرا ہے تو
پھرا ہے ہادی و مہدی سے رہبر سے پھرا ہے تو — غلام احمدؐ فرخندہ اختر سے پھرا ہے تو
مسیحا جس نے آ کر طلعت اسلام روشن کی
نبوت کی ضیاء سے مشعل الہام روشن کی

مسیحا وہ جو آئے احمدؐ آخر زماں ہو کر — بروز مصطفےٰ اور مہدی صاحبقراں ہو کر
زمیں کے رہنے والوں پر چہارم آسماں ہو کر — جہاں کے واسطے شہزادۂ امن و اماں ہو کر
صلیبیں توڑ ڈالیں جس نے پرشوکت دلائل سے
کیا قتل خنازیر اپنے باغیرت دلائل سے

ہزاروں مردے زندہ کر دیئے روح رواں بخشی — یہ فانی زندگی کیا ہے حیات جاوداں بخشی
دیا اک جسم باقی اور اس میں تازہ جاں بخشی — نئی قوت نئی طاقت نئی تاب و تواں بخشی
یہ ساری قوت احیا خدائے پاک نے دی تھی
خدا کے خاص بندے صاحب لولاک نے بخشی

مسیحا نشہ اسلام میں سرشار رہتے تھے — اس کے درد و غم میں صورت بیمار رہتے تھے
وہ راتوں خدمت دیں کے لئے بیدار رہتے تھے — وہ ہر دم نصرت حق کے لئے ہشیار رہتے تھے
مقابل میں جو کوئی مرد میدان بنکے آتا تھا
ہزیمت اس کو ہوتی تھی وہ ایسی منہ کی کھاتا تھا

مسیحی اٹھ کے دیکھا کیا ہوا انجام آتھم کا، — مسیحی لوح پر ہے نقش اب تک نام آتھم کا
کھلا دنیا پہ تھا جو کچھ خیال خام آتھم کا، — دعا کو ماننا ہوگا دل ناکام آتھم کا
مسیحا کی تحدی پر قسم کھائی نہ کھائی تھی
دعا خالی کہاں جاتی کہ آخر موت آئی تھی

سنا فرآریہ نے بدزبانی کا صلہ پایا — دل ناپاک میں کھٹکا ہوا تیر دعا پایا
کیا تھا ناروا ویسا ہی اس نے ناسزا پایا — برائی کرنے والے نے نتیجہ کیا برا پایا
مزا اسکی زبان نے خوب چکھا بدلگامی کا
جگر سے اپنے پوچھے لطف اپنی بدکلامی کا

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان ۔ ۸ جنوری ۱۹۲۵ء

ہمارا مقصد اور ہمارا فرض

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رُسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

کام کے لحاظ سے منصب ہوتا ہے

دنیا میں ہزاروں کام ہیں ۔ اور ہزاروں ہی کام کرنیوالے ہیں لیکن عہدہ اور مرتبہ ہمیشہ کام کے لحاظ سے ہی ہوتا ہے ۔ انسانی عقلیں چونکہ محدود ہیں ۔ اس لئے انکی نگاہ اس جہان سے آگے تجاوز نہیں کر سکتی ۔ بلکہ جو امور اس دنیا سے تعلق رکھتے ہیں ان میں بھی انسان ہزاروں ٹھوکریں کھاتا ہے ۔ پس درحقیقت ایسا اعلیٰ کام جس کا فائدہ دونوں جہانوں پر حاوی ہو ۔ وہی ہو سکتا ہے ۔ جو خدا تعالیٰ کی ہدایت اور رہنمائی کے ماتحت ہو اور اعلیٰ عہدہ اور اعلیٰ مرتبہ بھی وہی ہو سکتا ہے ۔ جبکہ خدا تعالیٰ اس عظیم الشان کام کی وجہ سے کسی کو ممتاز فرما دے ۔

خدا کے نزدیک اہم کام اور اہم منصب

پس خدا تعالیٰ کے نزدیک عظیم الشان اور اہم ترین کام اگر کوئی ہے تو وہ تبلیغ کا کام ہے ۔ اور اس کے نزدیک اعلیٰ سے اعلیٰ اگر کوئی عہدہ اور مرتبہ ہے ۔ تو وہ صرف مبلغ ہونے کا عہدہ ہے ۔ کہ دوسرا کوئی عہدہ اس عہدے کی برابری نہیں کر سکتا ۔ نبی سب سے پہلا اور بڑا مبلغ ہوتا ہے ۔ اسی لئے اس عظیم الشان کام کی وجہ سے اسکو دین اور دنیا میں برتری عطا کی جاتی ہے ۔

آنحضرتؐ کی فوقیت کا سبب

اور یہی کام تھا جس کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل الرسل قرار دیا گیا ۔ کیونکہ آپ کی تبلیغ کا دائرہ کسی خاص قوم یا ملک کے ساتھ تعلق نہ رکھتا تھا ۔ بلکہ آپ رحمۃ للعالمین تھے ۔ اس لئے آپ نے اس کام کے سپرد کئے جانے کی وجہ سے وہ مرتبہ حاصل کیا ۔ جو دوسرے نبی بھی حاصل نہ کر سکے ۔ گو کام تو ان کا بھی تبلیغ ہی تھا ۔ مگر تبلیغی حلقہ کے مطابق ان کو مرتبہ دیا گیا ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے :۔ ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللہ وعمل صالحاً وقال انني من المسلمين ۔ کہ دنیا کا کوئی بھی کام ہو ۔ سب سے بڑھکر اگر کوئی کام ہے تو وہ تبلیغ اور دعوۃ الی اللہ ہے ۔ بشرطیکہ مبلغ کا اپنا نمونہ اچھا ہو ۔ بلکہ وہ دعوے سے کہہ سکے کہ جن امور کی میں لوگوں کو تلقین کرتا ہوں ۔ سب سے پہلے میں ان پر کاربند ہوتا ہوں ۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد الٰہی کے ماتحت انا اول المسلمین کا اعلان فرمایا ۔ پس جس طرح آپ کی تبلیغ تمام انبیاء سے احسن تھی ۔ آپ کو کلام بھی تمام انبیاء سے احسن اور اکمل عطا ہوا لیکن انبیاء چونکہ انسان ہوتے ہیں ۔ اور انسان کے لئے موت ایک طبعی امر ہوتا ہے ۔ خدا تعالیٰ انبیاء کے بعد ان کے کام کو جاری رکھنے کے لئے ان کی زندگی میں ہی ان کو ایک مخلصین کی جماعت عطا کرتا ہے ۔ جو ان کے بعد ان کے کام کو سنبھالنے والی ہوتی ہے ۔ اس لئے جس طرح اس کام کی وجہ سے انبیاء کو وقت کے تمام افراد عالم پر فوقیت دی جاتی ہے ۔ اسی طرح انکی جماعتوں کو بھی وقت کی تمام جماعتوں پر سبقت اور فوقیت دی جاتی ہے ۔

بنی اسرائیل اور اُمت محمدیہ کی فوقیت کا سبب

اسی لحاظ سے بنی اسرائیل کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ۔ انی فضلتکم علی العالمین ۔ اور اسی لحاظ سے اُمت محمدیہ کی نسبت فرمایا ہے ۔ کنتم خیر اُمۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتؤمنون باللہ ۔ کہ تم کو جو اسوقت سب نبیوں کی اُمتوں پر فضیلت دیگئی ہے تو صرف اسی وجہ سے کہ تم خود خدا کی باتوں کو مانو اور دوسروں کو بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو ۔ اور تمہاری پیدائش کی واحد غرض ہی یہی ہے ۔ لیکن جہاں پر یہ کام اور یہ عہدہ ایسی عظمت اور شان رکھتا ہے ۔ جس کی کوئی نظیر نہیں پائی جاتی ۔

مقام خوف

وہاں پر اگر اس فرض کی ادائیگی میں کوتاہی اور غفلت سے کام لیا جائے ۔ تو پھر یہ مقام نہایت خوف کا مقام بھی ہے ۔ کیونکہ ایسی حالت میں جتنا انسان اونچا کیا جاتا ہے ۔ اتنا ہی پھر نیچے گرایا جاتا ہے ۔ بنی اسرائیل کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے :۔ کانوا لا یتناہون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون ۔ کہ ان پر لعنت کے سببوں میں سے ایک سبب یہ بھی تھا کہ انہوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے کام کو جس کی وجہ سے انکو فضیلت دیگئی تھی ترک کر دیا تھا ۔ اس لئے جتنے وہ مقرب بنائے گئے تھے اتنے ہی پھر دور کئے گئے ۔

حضرت مسیح موعود اور آپکی جماعت کا مقصد

اس زمانہ میں جبکہ بنی اسرائیل کی طرح مسلمانوں نے فرض تبلیغ کو بھلا دیا ۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ۔ اور تبلیغی کام کی وسعت کی وجہ سے آپ کو آنحضرت صلعم کا ظل اور بروز کامل قرار دیا ۔ اور پھر آپ کے کام کو جاری رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے آپ کو بھی سنت قدیمہ کے مطابق مخلصین کی ایک جماعت عنایت فرمائی ۔ جس کا فرض اور مقصد اعلیٰ تبلیغ ہی ہے ۔ چنانچہ حضور کا بھی یہ الہام ہے ۔ کنتم خیر اُمۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتؤمنون باللہ ۔ پس ہماری فلاح اور دین دنیا کی بہبودی اسی میں ہے ۔ کہ ہم اپنے فرض کو سمجھیں ۔ اور بنی اسرائیل کے نمونہ سے عبرت پکڑیں ۔ سورہ جمعہ میں جہاں حضرت مسیح موعود کے ظہور کی خبر دیگئی ہے ۔ وہاں پر جماعت احمدیہ کو تبلیغ کی بھی خاص ہدایت کی گئی ہے ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے :۔

قرآن میں مسیح موعود کے زمانہ کی تعیین اور ہمارا فرض

یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون ۔ اس سورہ میں جو خدا تعالیٰ نے جمعہ کا ذکر فرمایا ہے ۔ تو اس میں حکمت ہے ۔ اور وہ یہ کہ جمعہ ساتویں روز آتا ہے ۔ جس میں خصوصیت کے ساتھ ذکر اللہ کے لئے جمع ہونے کا حکم ہے ۔ تو خیر الکلام ما قل ودل کے ماتحت اس میں مسیح موعود کے زمانہ کی تعیین بھی کر دی ہے ۔ اور ان کے ہاتھ پر جمع ہونے کی ہدایت بھی فرما دی ہے ۔ اور ساتھ ہی اس کے ہمارا کام بھی ہمیں بتلا دیا ہے ۔ کیونکہ ان یوم عند ربک کالف سنۃ مما تعدون کے مطابق ساتویں ہزار میں مسیح موعود کے منادی بنکر آنے کی خبر دیگئی ہے ۔ اور بتلایا ہے کہ جب ایک مؤذن کی ندا اتنی اہمیت رکھتی ہے کہ تم سب کچھ چھوڑ کر اس کی طرف جانے کا حکم ہے ۔ تو مسیح موعود کی ندا کو جو اتنی انتظار کے بعد تمہارے پاس آئیگا معمولی نہ سمجھنا ۔ بلکہ دنیا پر دین کو مقدم کرکے لبیک کہتے ہوئے اسکی طرف دوڑنا اور جس طرح جمعہ کے لئے تم سب ایک جگہ جمع ہوتے ہو ۔ اسی طرح اپنے کاروبار چھوڑ کر تم اس کے پاس جمع ہونا اور پھر جو فیض تم حاصل کرو ۔ اسکو متعدی بنانے کے واسطے ملکوں میں پھیل جاؤ ۔ اور دعاؤں سے زیادہ مدد لو ۔ الدال علی الخیر کفاعلہ کے ماتحت تمہاری کامیابی اسی میں مضمر ہے کہ تم تبلیغ کرو ۔

سالانہ جلسہ کی غرض

اسلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سالانہ جلسہ کے اجتماع کا انتظام فرمایا جس میں حتی الوسع احمدی احباب کی شرکت ایک شرعی فرض ہے ۔ تا اس مبارک اجتماع سے انکو خاص ایمان اور خاص علوم حاصل ہوں ۔

اور اسی بنا پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ جو بار بار قادیان میں نہیں آتا۔ مجھے اسکے ایمان کا خوف ہے اسلئے سالانہ جلسہ اس حکم کی تعمیل کا بہترین ذریعہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی ہمارا یہ بھی فرض ہے۔ کہ اس اجتماع کی برکات کو تبلیغ کے ذریعے تمام دنیا میں ہم پھیلا دیں۔ اور اس فرض کی ادائگی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ یہی حضرت مسیح موعود کا بلکہ تمام انبیاء اور انکی جماعتوں کا واحد حقیقی مقصد ہے ؏

ہمارا فرض

پس اس جلسہ کے بعد ہمارا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ ہر ممکن کوشش اور قربانی کے ساتھ اس کام کو ہم ترقی دیں۔ اس سورہ میں تجارت کا بھی خدا تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔ اس میں بھی یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ جہاں یہ غفلت کا موجب ہو سکتی ہے۔ وہاں تبلیغ کے کام میں بڑی معاون بھی ہو سکتی ہے چونکہ تبلیغ کا کام بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے ؏

تبلیغ کے کام میں قرآنی ہدایات

اسلئے ضروری تھا کہ خدا تعالیٰ اسکے متعلق کوئی خاص ہدایات بھی اپنی پاک کلام میں بیان فرماتا۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن ان ربک ھو اعلم بمن ضل عن سبیلہ وھو اعلم بالمھتدین۔ کہ تبلیغ کرو۔ مگر احسن اور محبت بھرے پیرایہ میں معقول اور محکم دلائل کے ساتھ اور اگر مقابلہ بھی پیش آجائے تو تب بھی اپنے احسن پیرایہ کو تم مت چھوڑو۔ کیونکہ ممکن ہے تم گمراہ کو ہدایت پانیوالا اور ہدایت پانیوالے کو گمراہ سمجھ کر اپنی سختی اور درشت کلامی سے کسی ٹھوکر کے باعث بنجاؤ۔ پس تمہارا پیرایہ بہرحال احسن ہی ہونا چاہیئے۔ دوسری جگہ فرماتا ہے۔ اقم الصلوٰۃ وامر بالمعروف وانہ عن المنکر واصبر علیٰ ما اصابک ان ذالک من عزم الامور۔ ولا تصعر خدک للناس ولا تمش فی الارض مرحا ان اللہ لا یحب کل مختال فخور واقصد فی مشیک واغضض من صوتک ان انکر الاصوات لصوت الحمیر۔

نماز کا مقصد

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے تم اپنی اصلاح کر لو۔ کیونکہ نماز سے مقصد اصلاح ذاتی ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔ کہ نماز انسان کو ہر قسم کی بدی سے باز رکھتی ہے۔ اس لئے فرمایا۔ پہلے اپنی اصلاح کرو۔ پھر چونکہ اس کام میں بڑے بڑے مصائب پیش آتے ہیں۔ اس لئے ان پر صبر کرنا ہوگا۔ اور استقامت دکھانی ہوگی۔ یہ بڑا اولو العزم کام ہے۔ جو اولو العزم نبی کرتے آئے ہیں۔ پھر تبلیغ کرتے ہوئے تمہارے ماتھے پر بل نہیں آنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تمہاری بدخلقی تمہارے کام میں مانع ہو۔ اور نہ تمہاری متکبرانہ روش ہونی چاہیئے۔ تاکہ تم اپنے علم اور قابلیت کے گھمنڈ میں مخلوق خدا کی حقارت کر کے انکو نفرت نہ دلا دو۔ اور وہ اس نعمت سے محروم رہ جائیں اور پھر تبلیغ کے کام میں میانہ روی اختیار کرو۔ نہ کسی کے ایسے پیچھے پڑو۔ کہ وہ تم کو بلائے جان سمجھ لے۔ اور نہ اتنا اجتناب کرو۔ کہ حق بات اس کو سناؤ ہی نہیں۔ بلکہ موقعہ تاڑو۔ جس طرح کہ لوہار ہتھوڑا مارنے کے لئے لوہے کے سرخ ہونے کو تاڑتا ہے۔ اور جب تبلیغ کرو۔ تو تمہاری آواز میں نرمی اور ملاحت ہو۔ کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ یہ بات نہیں کرتا۔ بلکہ گلے پڑتا ہے۔

کسی بات سے نفع اس بات کے سُننے پر منحصر ہوتا ہے

ورنہ گدھے کی آواز کی طرح وہ تمہارے وعظ سے بھی نفرت کرینگے۔ وعظ کا اثر تو سننے سے ہوتا ہے۔ جب تمہارے اس غلط طریق وعظ سے انکو سننے سے ہی نفرت ہو گی تو وہ مانینگے کیا خاک؟ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ انما یستجیب الذین یسمعون کہ قبول تو وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جو سنتے بھی ہیں۔ پس تبلیغ کے لئے معقولیت خوش خلقی۔ انکساری۔ تحمل اور بردباری اور موقعہ شناسی نرم لہجہ۔ اور سب سے بڑھکر عملی نمونہ کی سخت ضرورت ہے ان امور کے بغیر ہم اس فرض کو احسن طور پر ادا نہیں کر سکتے۔

سہولت کی راہ

چونکہ یہ امر بھی نہایت مشکل ہے۔ کہ سب کے سب احمدی سالانہ جلسہ میں شریک ہوں۔ اور یہ بھی مشکل ہے۔ کہ ہر احمدی پورا مبلغ بنکر تبلیغ عالم کے لئے گھر سے نکل پڑے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ایک سہولت کی راہ بھی ہمارے لئے کھولدی ہے۔ جس سے ایک معذور باوجود شرکت ظاہری نہ ہونے کے جلسہ میں بھی شریک ہو سکتا ہے۔ اور تمام ممالک کی تبلیغ میں بھی وہ گھر بیٹھے حصہ لے سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر۔ کہ مبلغین کی جماعت تیار کی جائے۔ جو تمام جماعت کی طرف سے تبلیغ کا کام پوری طرح سرانجام دے سکیں۔ چونکہ جلسہ کا نظام اور تبلیغی کام بغیر کافی مالی امداد کے نہیں ہو سکتا اس لئے تعاونوا علی البر والتقویٰ کے ماتحت جماعت مالی امداد کر کے ان فرائض سے سبکدوش ہو سکتی ہے۔ پس جن کے پاس اتنا سرمایہ نہیں کہ وہ تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر سکیں۔ تو وہ حسب استطاعت مالی امداد کر کے ان برکات سے حصہ لے سکتے ہیں۔

پس ہماری دعا ہے کہ اس جلسہ کے فیوض اور برکات سے ہم خود بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور ان ذریعوں کے ساتھ جن کی خدا نے ہدایت فرمائی۔ ہم دوسروں کو بھی نفع پہنچا سکیں تا خدا تعالیٰ کے حضور ہمیں سرخروئی حاصل ہو۔ آمین

رپورٹ صدر انجمن احمدیہ ۲۴-۱۹۲۳ء

(جو ۲۶ر دسمبر ۱۹۲۴ء کو جلسہ سالانہ میں پڑھی گئی)

میزان آمد و خرچ

صدر انجمن احمدیہ کی آمدنی ۲۴-۱۹۲۳ء میں ۲۰۷۷۱۸ روپیہ ہوئی۔ اور اسکے بالمقابل خرچ ۲۲۴۶۰۷ روپیہ ہوا۔ یعنی خرچ آمد سے ۱۶۸۹۰ روپیہ زیادہ ہوا۔ جس کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ بعض اخراجات اس سال نئے ہوئے ہیں۔ مثلاً نور ہاسپٹل میں ایک ڈاکٹر کا اضافہ۔ یونانی شفا خانہ کا کھولنا۔ دوم لنگر کا خرچ پہلے سے بہت بڑھ گیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۲۴ء کو جس دن کہ میں یہ رپورٹ لکھنے بیٹھا۔ پچھلے اخراجات میں سے ہنوز مبلغ پندرہ ہزار کے بل واجب الادا تھے۔

بہشتی مقبرہ

اس رپورٹ میں سب سے اول میں مقبرہ بہشتی کا ذکر کرتا ہوں۔ کیونکہ دراصل مقبرہ بہشتی سب سے پہلا محکمہ ہے۔ جس کے سبب اس انجمن کی بنیاد پڑی۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابتداءً صرف مقبرہ ہی کے واسطے یہ انجمن بنائی تھی بعد میں اس وقت کے بعض کارکنوں کی تحریک سے حضرت صاحب کی اجازت کے ساتھ دیگر صیغہ جات بھی اس انجمن کے ساتھ شامل کر دیئے گئے۔ اور لنگر کا محکمہ حضرت خلیفہ اول رضہ کے زمانہ میں صدر انجمن کے ساتھ شامل ہوا۔ اس سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا انتظام ہمیشہ اپنے ہی ہاتھ میں رکھا تھا۔ اس سال میں ایک سو وصایا درج رجسٹر ہوئیں۔ اور ۹۸ سرٹیفکیٹ جاری ہوئے۔ اور ۱۷ انئی قبریں سال بھر میں بنائی گئیں۔ اور ۵۹ اصحاب کے کتبے لگائے گئے۔ اس وقت مقبرہ میں کل قبروں کی تعداد ۲۷۶ ہے۔ اور کتبے ۹۳ ہیں۔ اس مقبرہ کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین دفعہ دعا کی۔ کہ اس میں سوائے اس کے کہ جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک جنتی ہو۔ دوسرا دفن نہ ہو سکے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ بہت جلد اپنی وصیت کرنے کی طرف توجہ کریں۔ کیونکہ زندگی کا اعتبار نہیں۔ میری اپنی تو یہ حالت ہے۔ کہ جب کبھی کسی بھائی یا بہن کا جنازہ ہم مقبرہ میں لے جاتے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ بمعہ جماعت اس کا جنازہ پڑھتے ہیں .. ..

.. .. اور

خود کندھا دیتے ہیں۔ اور اپنے سامنے دفن کراتے ہیں اور پھر قبر پر کھڑا ہو کر مدفون کے واسطے دعا کرتے ہیں۔ تو میں کہتا ہوں یہی اچھا رہا۔ جو یقینی طور پر اپنے مقصد کو پہنچ گیا۔ یہ موت بھی ایک خوش قسمتی کی موت ہے۔ ابھی ہم جو زندہ ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ ہمارا کیا حال ہونے والا ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہی ہم سب کا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین ؛

اس وقت اس امر کا ذکر بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جہاں تک ممکن ہو وصیت کرنے والے احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنی وصیت کی اپنی زندگی میں ہی تکمیل کرا دیا کریں۔ یعنی جو رقم یا جائداد وہ اپنی وصیت کے واسطے مقرر کریں۔ وہ خود ہی انجمن میں داخل کر دیں کیونکہ دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض دفعہ موصی کے ورثاء وصیت کی تکمیل میں مخالفت یا تامل یا تساہل کرتے ہیں۔ اور اس طرح موصی مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جانے سے محروم ہو سکتا ہے۔ اس وقت میں یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ میرے خیال میں مقبرہ بہشتی کے انتظام کے واسطے حسب وصیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مستقل کمیٹی ہونی چاہیئے۔ جس کا نام انجمن کارپرداز ان مصالح قبرستان ہو۔ کیونکہ وصیت میں اس کا یہی نام رکھا گیا ہے۔

لنگرخانہ

مقبرہ بہشتی کا ذکر میں نے سب سے پہلے کیا ہے۔ مگر وقتی حالات کے لحاظ سے سب سے اہم لنگر خانہ ہے۔ جس کے آپ سب مہمان ہیں۔ لنگر خانہ نہ صرف آپ صاحبان کے کھانے پینے کا سامان کرتا ہے۔ بلکہ مکان اور سردی گرمی سے بچنے کا انتظام بھی اس کے سپرد ہے۔ جلسہ کا تمام خرچ لنگر خانہ پر پڑتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ جلسہ گاہ جس میں آپ صاحبان بیٹھے ہیں۔ اور جس پر قریباً تین سو روپے خرچ ہوا ہے۔ حالانکہ شہتیر بانس مانگ کر یا کرایہ پر لی گئی ہیں۔ یہ بھی لنگر خانہ کے مد سے بنوایا گیا ہے۔ اور مہمانوں کی روز افزوں کثرت اور جلسوں کے سبب لنگر خانہ کا خرچ پچھلے سالوں سے بہت بڑھ رہا ہے۔ مگر افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ لنگر خانہ ہمیشہ مقروض رہتا ہے۔ اور ہر سال کے آخر میں جلسہ کے اخراجات اسے اور بھی مقروض کر دیتے ہیں۔ اس بات کی بہت ضرورت ہے۔ کہ احباب ہر قسم کے اجناس اور سامان خورد و نوش و برتنوں اور نقدی کے عطا کے ساتھ لنگر خانہ کی امداد کرتے ہیں۔ لنگر خانہ میں مستقل طور پر قریباً ۳۰۰ آدمی روزانہ ہر دو وقت کھانا کھاتے ہیں۔ سال زیر رپورٹ میں ایک لاکھ دس ہزار پانچ سو ساٹھ کس نے لنگر خانہ سے کھانا کھایا۔ ہمارا لنگر خانہ دنیا بھر کے آدمیوں کا مجموعہ اور مختلف زبانوں کی ایک نمائش گاہ بنا رہتا ہے۔ گذشتہ سال میں ہندوستان کے مختلف علاقوں کے علاوہ افریقہ ماریشس۔ انگلینڈ۔ افغانستان۔ برہما۔ ترکستان۔ بلوچستان۔ ایران۔ عرب۔ عراق۔ شام کے رہنے والے مہمانخانہ میں فروکش ہوئے۔ اور لنگر مسیح سے بہرہ یاب ہوئے۔ افسر صاحب لنگر خانہ

ان احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے لنگر خانہ کے واسطے برتن بھجوائے۔ یا رمضان میں افطاری کے واسطے یا دیگر اوقات میں قادیان کے غرباء کے واسطے دعوت کا انتظام کیا۔ اور اس ضمن میں خصوصیت کے ساتھ وہ مفصلہ ذیل نام لکھتے ہیں۔ عبدالحی صاحب یادگیر۔ منشی علی گوہر صاحب پٹواری مرحوم۔ شیخ فخر الدین صاحب سوداگر جہلم۔ شیخ غلام حسن صاحب سیالکوٹ۔ سید مزمل شاہ صاحب کھیڑ۔ عبدالرحیم صاحب بنگلور چوہدری محمد علی صاحب کراچی۔ فضل الرحمن صاحب چھاؤنی ملتان عبدالرحمن صاحب کشمیر۔ امام الدین صاحب کول مرچنٹ۔ سیاںکی محمود احمد صاحب کمپونڈر قادیان۔ بابو نبی بخش صاحب سب پوسٹ ماسٹر۔ الٰہی بخش صاحب کلکتہ ٹی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ؛

چونکہ لنگر خانہ کا انتظام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آخر دم تک اپنے ہاتھ میں رکھا۔ اس واسطے میرے خیال میں اب بھی لنگر کے واسطے روپیہ دینا گویا حضرت مسیح موعود کے ہاتھ میں روپے دینا ہے۔

ہائی سکول

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں اس وقت ۲۵ استاد ہیں۔ علاوہ دینی تعلیم کے دنیوی تعلیم مدارس کے برابر ہوتی ہے۔ اور انسپکٹر صاحب محکمہ تعلیم سال میں دو دفعہ مدرسہ کا معائنہ کرتے ہیں۔ اور سکول کو سرکاری گرانٹ ملتی ہے اس سال میں مبلغ ۴۸۵۷ گورنمنٹ نے عطا کیا۔ تعداد طلباء اس وقت ۴۰۵ ہے۔ جو گذشتہ سال سے ۲۰ زائد ہے۔ ۹ طالبعلموں کو سرکاری وظائف ملتے ہیں۔ اور آٹھ طلباء کو فوجی وظائف ملتے ہیں۔ گذشتہ سال امتحان انٹرنس میں ۲۹ میں سے ۱۵ پاس ہوئے۔ جس کی وجہ میرے خیال میں زیادہ تر یہ تھی۔ کہ دوران سال میں ہیڈ ماسٹر صاحب اور بعض اور مدرسین کو دیگر ضروری دینی خدمات پر باہر جانا پڑا۔ انسپکٹر مدارس نے سالانہ معائنہ پر سکول کی تعلیم کو تسلی بخش بتلایا ہے۔ بورڈنگ میں اس وقت ۱۰۳ لڑکے ہیں۔ جو بورڈنگ کی شاندار بلڈنگ کے لحاظ سے کم ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے یہاں بھیجکر دنیوی تعلیم کے ساتھ دینی برکات سے بھی حصہ لیں ؛

مدرسہ احمدیہ

مدرسہ احمدیہ میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار میں قائم کیا گیا تھا۔ علاوہ عربی علم ادب اور دینی تعلیم کے رواجی تعلیم انٹرنس تک دی جاتی ہے۔ اس مدرسہ میں اس وقت ۱۵ اساتذہ اور ۲۰۳ طلباء ہیں۔ جن میں سے ۷۶ طلباء انجمن سے وظیفہ پاتے ہیں۔ اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ ذی ثروت احباب اپنی اولاد کو اس مدرسہ میں تعلیم دلا کر آئندہ نسلوں کے واسطے علماء اور مبلغین کی جماعت پیدا کریں۔ اور جو

احباب اپنے لڑکوں کو نہیں بھیج سکتے۔ وہ کسی غریب لڑکے کو وظیفہ دیکر اس مدرسہ میں داخل کرائیں۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں ایک سو طالب علم ہے۔ اس مدرسہ کے ساتھ ایک مولوی فاضل جماعت بھی ہے۔ جس میں اس سال ۶ طالب علم کامیاب ہوئے۔ اور نتیجہ تمام پنجاب میں سب سے اوّل رہا۔ اس مدرسہ اور اس کے بورڈنگ کی موجودہ عمارت ناکافی ہے۔ اور اس کی طرف احباب کی خاص توجہ درکار ہے۔ اس مدرسہ کا انتظام ہمارے قابل فخر عالم حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کے سپرد ہے۔ اور مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر ہمارے مکرم فاضل شیخ عبدالرحمن صاحب مصری ہیں۔ اس مدرسہ کے متعلق جو خاص اثر میرے قلب پر ہوتا ہے۔ اس کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جب میں پہلے پہل ۱۹۰۱ء میں ہجرت کر کے قادیان آیا۔ اس وقت مدرسہ تعلیم الاسلام اسی کچے مکان میں تھا۔ جہاں اب مدرسہ احمدیہ ہے۔ اس زمانہ کے طلباء مدرسہ تعلیم الاسلام پر جو اثر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اصحاب کرام کا تھا۔ اس اثر کی خوشبو اس وقت مدرسہ احمدیہ کے بعض طلباء میں پائی جاتی ہے ؛

گرلز سکول

ہمارے لڑکیوں کا مدرسہ افسوس کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ اب تک صرف پرائمری تک ہے۔ اس میں چار استانیاں ہیں۔ اور ۱۳۳ لڑکیاں ہیں۔ اس سکول کو سرکاری گرانٹ مبلغ ۶۹۹ سالانہ ملتی ہے۔ سکول کا انتظام فاضلہ مکرمہ سکینۃ النساء کے سپرد ہے۔ جو زیر نگرانی مولوی شیر علی صاحب مدرسہ کی ہیڈ مسٹرس ہیں ؛

لاہور ہوسٹل

لاہور میں احمدی طلباء کی رہائش کے واسطے ایک ہوسٹل قائم ہے۔ جس کی نگرانی سید دلاور شاہ صاحب احمدی کے سپرد ہے۔ اس کا سالانہ خرچ قریباً دو ہزار روپیہ ہے ؛

نور ہسپتال

نور ہسپتال میں اس سال ایک لیڈی نرس کا اضافہ کیا گیا۔ اور ایک ڈاکٹر اسسٹنٹ سرجن کا اضافہ کیا گیا۔ قریباً ۴۰۰ جراحی اپریشن ہوئے۔ اوسط تعداد حاضری مریضاں روزانہ ۱۱۴ ہے۔ اس وقت انتظام ہسپتال ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ایل۔ ایم۔ ایس کے سپرد ہے۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس رخصت پر ہیں۔ ڈاکٹر سید محمد اسماعیل صاحب نے کئی ایک اپریشن کئے۔ اور ڈاکٹر شاہ نواز صاحب اور ڈاکٹر فضل کریم صاحب بھی مریضوں کے علاج میں امداد کرتے رہے۔ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب ہسپتال میں مفت کام کرتے رہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ؛

شفاخانہ کو ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے چھ سو روپیہ سالانہ امداد ملتی ہے۔ اور اس سال انسپکٹر جنرل صاحب سول ہسپتال

اور ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع گورداسپور نے ہسپتال کا ملاحظہ کیا اور اظہار خوشنودی فرمایا :

شفاخانہ یونانی

اس سال میں فروری ۱۹۲۴ء میں شفاخانہ یونانی بھی پھر کھولا گیا۔ اور حکیم مفتی فضل الرحمٰن صاحب نے جموں سے واپس آکر اس کا چارج لیا۔ یہ شفاخانہ چونکہ شہر کے اندر ہے۔ اس واسطے بہت سے لوگ وہاں بھی مفتی صاحب سے علاج کرتے رہتے ہیں۔ اس میں اوسط ۴۳ بیماروں کا روزانہ علاج ہوتا رہتا ہے۔ اور سات ماہ میں روزانہ بیماروں کی ۵۸۰۰ حاضریاں درج رجسٹر ہوئیں۔ اس شفاخانہ کا خرچ پچھلے سال کے اخراجات انجمن پر ایک اضافہ ہے۔

صادق لائبریری

عاجز نے ولائت جانے سے قبل اپنی صادق لائبریری جس میں قریباً چھ ہزار کتابیں تھیں۔ اپنی وصیت میں صدر انجمن کو دی تھی۔ بعد میں حضرت استاذی المکرم خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا نہایت قیمتی ذخیرہ کتب بھی بطور مستعار پبلک کے فائدہ کے واسطے میرے کتب خانہ کے ساتھ شامل کر دیا گیا۔ اور لائبریری تشحیذ الاذہان وخلافت لائبریری ولائبریری تالیف واشاعت بھی اس کے ساتھ ملا کر تمام کتب خانہ صیغہ تالیف و اشاعت کے متعلق کر دیا گیا۔ تاکہ مولفین سلسلہ کو آسانی ہو۔ اس لائبریری کے واسطے بڑی ضرورت ایک مکان کی ہے۔ موجودہ حالت میں کتابیں مختلف مکانوں میں رکھی ہوئی ہیں۔ حضرت مولنٰا مولوی شیر علی صاحب جو ان تمام لائبریریوں کے افسر ہیں مفصلہ ذیل اصحاب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے مزید کتابیں اس سال دیکر تعداد کتب کو بڑھایا۔ مفتی محمد صادق صاحب۔ میاں محمد نعیم الدین صاحب بارہ بنکی۔ مولوی محمد دین صاحب امریکہ۔ دیگر احباب سے بھی ان کی خواہش ہے۔ کہ کتب خانہ قادیان کے واسطے مفید کتابیں بھیجکر مشکور فرماویں :

محکمہ تعمیر

افسر صاحب تعمیر کی رپورٹ ہے۔ کہ اس سال میں بسبب کمی فنڈ کوئی نئی عمارت نہیں بنائی گئی۔ جن عمارتوں کے بنانے کی اس وقت ہم کو ضرورت درپیش ہے۔ وہ یہ ہیں (۱) جلسہ گاہ (۲) احمدیہ کالج (۳) لائبریری (۴) زنانہ مہمان خانہ (۵) گرل سکول (۶) مزمن بیماروں کے واسطے وارڈ (۷) درس گاہ (۸) دفاتر (۹) توسیع مہمانخانہ (۱۰) احمدیہ ہوسٹل لاہور :

محکمہ تحصیل

ہمارے مہتمم صاحب تحصیل جو ناظر بیت المال بھی ہیں۔ غالباً سب سے زیادہ مصروف اور سب سے زیادہ فکروں کے بوجھ کے نیچے دبے رہتے ہیں۔ وہ رپورٹ کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے ۲۷ سرکلر مختلف تحریکات کے واسطے باہر بھیجے اور ۴۲۴۳ خطوط باہر روانہ ہوئے۔ ان احباب کا شکریہ ہے جنہوں نے ان کی تحریکات کی طرف توجہ کی اور ضروریات سلسلہ کو وقتاً فوقتاً پورا کرنے کی سعی کی۔ وہ اپنی رپورٹ خود آپ کی خدمت میں پرسوں پیش کریں گے۔ اس کی طرف خاص توجہ کے لئے پہلے سے سفارش کرتا ہوں :

ریویو آف ریلیجنز

ہمارے واحد انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز نے باوجود حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے لطیف اور محققانہ مضامین کے اور برابر وقت پر شائع ہوتے رہنے کے اپنی تعداد میں چنداں ترقی نہیں کی۔ اب تجویز ہے۔ کہ یہ رسالہ یہاں اور انگلینڈ میں ہر دو جگہ شائع ہو۔ اس کی بنیاد خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی تھی۔ اور اس کی طرف خاص توجہ کی اشد ضرورت ہے :

دفتر سکرٹری

اب میں اپنے دفتر کی رپورٹ عرض کرتا ہوں۔ اس سال میں مجلس معتمدین کے ۴۸ اجلاس ہوئے۔ جن میں ۴۶۳ معاملات طے ہوئے۔ مجلس ناظم کے ۳۰ اجلاس ہوئے۔ جن میں ۲۲۸ معاملات طے ہوئے۔ مجلس معتمدین کے ایک معزز ممبر حضرت مولنٰا حاجی سید محمد سعید صاحب حیدر آبادی واصل باللہ ہوئے۔ ان کی جگہ تاحال کوئی صاحب مقرر نہیں ہوئے۔ میرے خیال میں اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ صدر انجمن کی مجلس قانون ساز اس کی مجلس کارکنان سے الگ ہو۔ موجودہ سسٹم میں وہی مجلس قانون بنانے والی ہے۔ اور وہی انتظام کرنے والی۔ اس نقص کا دور کرنا نہایت ضروری ہے۔ اب میں تمام صیغوں کی آمد وخرچ کا نقشہ بابت ۱۹۲۳ء-۲۴ء آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں

	آمد	خرچ
تعلیم الاسلام ہائی سکول	۲۷۳۱۵	۱۹۵۳۵
مدرسہ احمدیہ	۴۴۷	۱۳۱۸۸
گرلز سکول	۷۵۲	۷۷۰
احمدیہ ہوسٹل		۲۱۶۰
ریویو انگریزی	۳۵۷۲	۵۰۹۵
صادق لائبریری	۱۰	۲۶۳
وظائف طلباء	۵۱۱۲	۸۹۹۵
لنگر خانہ	۹۷۴۸	۴۳۲۱۶
محکمہ تعمیر ومرمت	۱۵۷۷	۴۰۳۹
مقبرہ بہشتی	۱۷۱۳۲	۲۵۶۵
عملہ دفاتر	×	۷۱۰۸
نور ہسپتال	۱۵۷۶	۵۷۸۵
شفاخانہ یونانی	×	۵۶۵
پراویڈنٹ فنڈ	۹۷۳۰	۱۴۲۰۸ اسمیں
بورڈنگ ہائی	۱۴۴۶۳	۱۵۲۲۱
احمدیہ	۱۲۷۶۷	۱۱۲۵۶
جائداد	×	۵۸۴

[illegible]

جن صیغوں کی آمد خرچ سے کم ہے۔ ان کو انجمن چندہ عام سے یا مد مقبرہ بہشتی سے امداد دیتی ہے۔ چندہ عام کی آمد سال گذشتہ میں ۴۰۰۱۰ روپیہ تھی۔ کل آمد انجمن سال رواں ۲۰۷۷۱۷ اور خرچ ۲۲۴۶۰۷ اس میں وہ روپیہ بھی شامل ہے جو انجمن کی طرف سے صیغوں کو بطور گرانٹ کے دیا جاتا ہے۔ اس واسطے نٹ آمدنی ۱۰۳۷۰۵ اور خرچ ۱۱۳۴۳۷ ہے :

رپورٹ کے ختم کرنے سے قبل ان کارکنوں کا شکریہ بھی ضروری ہے۔ جنہوں نے سال زیر رپورٹ میں صدر انجمن کے کاروبار کے سر انجام دینے میں امداد فرمائی۔ ان میں سب سے اوّل میرے خیال میں قابل ذکر مولنٰا میر محمد اسحاق صاحب ہیں۔ جو صبح شام لنگر خانہ کے انتظام میں تندہی کے ساتھ آنریری کام کرنے کے علاوہ مہمانوں کو ہر شب درس حدیث شریف بھی دیتے ہیں۔ اس سال انسپکٹر مدارس نے جو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے معائنہ کی رپورٹ بہت اچھی لکھی ہے۔ وہ در اصل قاضی عبد اللہ صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی کی خاص محنت اور کوشش کا نتیجہ ہے۔ جو انہوں نے ملکانہ فیلڈ سے واپسی پر مدرسہ کی اصلاح کے واسطے کی۔ مجلس معتمدین کے ممبروں میں سے جناب مولنٰا سید امیر حسین صاحب خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ باوجود علالت طبع کے وہ تکلیف اٹھا کر ہر اجلاس میں شامل ہوتے رہے۔ مرزا محمد اشرف صاحب محاسب نے علاوہ محاسبہ کے کاموں کے بجٹ کے بنانے میں اور دیگر مالی مشوروں میں بہت سہولت پہنچائی۔ مدرسہ احمدیہ اور طلباء ہائی سکول کا بھی شکریہ ہے۔ کہ انہوں نے ہر ضرورت کے وقت والنٹیر ہو کر اپنی خدمات کو پیش کیا۔ محکمہائے نظارت کے ناظر صاحبان اور دیگر کارکنان کے ساتھ جو معاملات صدر انجمن کے کارکنان کے پڑتے رہے وہ تمام باہمی محبت و مروت اور یگانگت کے رنگ میں طے ہوتے رہے۔ اور میرے خیال میں ان تمام کاموں کو اگر یکجائی طور پر ایک انتظام کے ماتحت کر دیا جائے۔ تو اور بھی آسانیاں اور حسن انتظام پیدا ہو جائے گا۔ اور اس طرح حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا قیمتی وقت بھی کچھ بچ جائیگا۔ کیونکہ اس طرح تمام رپورٹیں اور منظوری کے لئے کاغذات یکجا ہو کر پیش ہوا کرینگے۔ بالآخر دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ اپنے کرم اور غریب نوازی سے ہماری کمزوریوں اور غلطیوں کو معاف کرے۔ اور اپنے فضل و رحم سے ہمارے تمام کاروبار میں برکات نازل کرے۔ آمین :

جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

احباب الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے خاص توجہ فرماویں :

خطبہ جمعہ

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۲۵ء

سال رواں میں ہمارا نصب العین

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

گذشتہ سال میں ہماری ترقی کا سبب

جلسہ آیا۔ اور گذر بھی چکا۔ اور اب نیا سال شروع ہو گیا ہے اللہ تعالٰے کا فضل اور احسان ہے۔ اور اسی کی غریب نوازی ہے۔ کہ اس نے دیگر سالوں کی طرح پچھلے سال کو بھی ہماری ترقیوں اور کامیابیوں کا باعث بنایا اور اپنے دین اسلام کی اشاعت اور خدمت کی ہمیں توفیق عطا فرمائی ہماری قوم کا جو حال ہے۔ اور جو حیثیت ہے۔ خدا کا فضل اس سے بہت بڑھ چڑھ کر ہم پر ہوا۔ دنیا مادی دنیوی طور پر جس کشمکش میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور مال والے جن دکھوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہیں۔ ریاستوں اور رتبوں اور شان والے جن جن مصائب میں گرفتار ہیں۔ ان کو دیکھکر ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ جو کچھ ہوا۔ وہ ہماری کسی کوشش سے ہوا ؛

خدا تعالٰے کی غریب نوازی

اگر وہ کام جو پچھلے سال ہوئے وہ ہماری عقل اور دانش کا نتیجہ ہوتے۔ تو ہم سے بڑھ چڑھ کر عقل رکھنے والے دنیا میں موجود ہیں۔ ان سے وہ خدمت اسلام اور اعلاء کلمۃ اللہ کا کام کیوں نہ ہو سکا۔ اور اگر ہمارے علم و فضل کا نتیجہ ہوتے۔ تو دنیا میں ہم سے بہت بڑھ کر عالم و فاضل موجود ہیں۔ اور اگر وہ کام جو پچھلے سال ہوئے۔ وہ ہمارے روپے پیسہ کے نتیجہ ہوتے۔ تو دنیا میں ہم سے بہت زیادہ مال و دولت رکھنے والے بھی موجود تھے بلکہ ہم تو غریب ہیں۔ اور ہمارے مال اس فضل کے مقابلہ میں جو ہم پر ہوا۔ کچھ حیثیت ہی نہیں رکھتے۔ اور اگر یہ خیال کیا جائے۔ کہ جو کچھ ترقی اور کامیابی ہمیں ہوئی۔ وہ ہمارے کسی رتبہ اور شان کی وجہ سے ہوئی۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ہم سے بہت زیادہ رتبے اور شان رکھنے والے تو دنیا میں موجود ہیں۔ مگر ان سے وہ کام اور خدمت نہ ہو سکی۔ غرض ہر ایک چیز میں دوسرے لوگ ہم سے بہت زیادہ وافر حصہ رکھتے ہیں۔ اس لئے جو کچھ بھی ہوا۔ محض خدا تعالٰے کے فضل سے ہی ہوا ؛

خدا تعالٰے کی حمد کیلئے ہمارا انشراح صدر

پس خدا تعالٰے کے فضلوں اور اس کے احسانوں اور غریب نوازیوں پر ہم سے بڑھکر اور کون ہے۔ کہ وہ انشراح صدر سے الحمد للہ رب العالمین کہہ سکے۔ ورنہ دوسرے لوگ باوجود ہم سے زیادہ عقل رکھنے کے ان کی عقلیں ان کو کام نہ دے سکیں۔ ورنہ جو کام خدا نے ہم سے لیا۔ وہ اس کام میں بڑھ کر حصہ لیتے اور کامیاب ہوتے۔ پس وہ بیج جو بویا گیا۔ وہ خدا کے فضل سے بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ اور پھلے گا۔ اور اس کی رحمت کے سایہ کے نیچے وہ ہمیشہ ہمیشہ اپنے تازہ سے تازہ ثمرات لاتا رہے گا۔ اور زیادہ سے زیادہ بخشش اسکی ہم پر ہوگی۔ اور ہماری ناچیز محنتیں رائگاں نہیں جائینگی۔ بڑی بڑی حیثیتیں رکھنے والے علم کے لحاظ سے عقل کے لحاظ سے مال کے لحاظ سے رتبہ و شان کے لحاظ سے اس خدمت اور کام کے کرنے سے محروم رہے۔ مگر خدا تعالٰے نے ہماری جہالتوں اور ہماری کمزوریوں پر چشم پوشی کر کے اس خدمت اور اس کام کا ہمیں موقعہ عطا فرمایا۔ اور سلسلہ کو وہ شہرت اور کامیابی عطا فرمائی۔ جو کسی انسان کے اقتدار میں نہیں ؛

عبودیت اور استعانت کا حقدار خدا ہے

پس خدا تعالٰے کے سوا کوئی دوسرا شخص اس قابل نہیں ہے کہ خدا۔ جس کے لئے یہ واجب ہو۔ کہ خلوص دل سے ہم اس کو ایاک نعبد و ایاک نستعین کہیں کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تجھ سے ہی اپنے کاموں میں مدد چاہتے ہیں۔ جہاں سے انسان کو بہتر سے بہتر نعمتیں ملتی ہیں۔ اور جہاں سے دنیا کے بادشاہوں کو حکومتیں اور بادشاہتیں ملتی ہیں۔ اور جہاں سے مالدار تمام قسم کے مال اور ہر قسم کی چیزیں حاصل کرتے ہیں۔ اور جس کے حضور یہ مال و متاع حقیر اور ہیچ ہیں۔ اور جہاں سے انسان کو جتنی زیادہ نعمتیں ملتی ہیں۔ اتنی ہی زیادہ اس کی ذمہ واریوں اور بوجھ کو بڑھا دیتی ہیں۔ ایک غریب آدمی جو مفلس اور نادار ہے۔ وہ تو رات کو آرام کی نیند سو رہتا ہے۔ لیکن ایک مالدار کو جہاں اپنے مال کی خود حفاظت اور نگرانی کرنی پڑتی ہے۔ وہاں اس کو نوکر بھی رکھنے پڑتے ہیں۔ جو اس کے مال کو تباہی سے بچائیں۔

ہماری نااہلی اور خدا کا فضل بے پایاں

پس جبکہ ہم سے زیادہ کوئی اس بات کا مستحق نہیں۔ کہ وہ خدا تعالٰے کے حضور اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کہہ سکے۔ کہ اے خدا ہم تو نااہل تھے۔ مگر تو نے اپنے فضل و کرم سے ہم پر وہ انعام اور وہ برکتیں نازل فرمائیں۔ جو دوسروں پر نہیں۔ ہم بے کس ہیں۔ نااہل ہیں۔ تیرے انعامات کو جاننے اور سمجھنے کی ہم میں توفیق نہیں۔ ایک ناسمجھ اور بے خبر جس نے شیشے سے زیادہ کچھ نہ دیکھا ہو۔ وہ ہیرے کی کیا قدر کرے گا۔ اور ایک شخص جس کو پھٹے پرانے کپڑے بھی میسر نہ آتے ہوں۔ وہ شاہی خلعت کی کیا قدر کرے گا۔ وہ کیا جانتا ہے۔ کہ یہ خلعت کس قیمت کی ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم کہیں۔ اے خدا ہمیں اس بات سے محفوظ رکھ۔ کہ ہم اپنی جہالت اور غلطی کی وجہ سے تیرے انعامات کو سمجھ نہ سکیں اور سیدھی راہ سے بھٹک جائیں تو ہماری ایسی دستگیری فرما۔ کہ ہم تیرے ہو جائیں اور تو ہمارا ہو جائے ؛

نئے سال کی نئی ذمہ داریاں

یہ نیا سال شروع ہو گیا ہے۔ اور ہر نیا سال اپنی نئی ذمہ داریاں اپنے ہمراہ لاتا ہے۔ پچھلے سال جو کام ہوئے وہ ہماری طاقتوں اور ہمتوں سے بالا تھے۔ اور بہت سے کام ایسے تھے۔ جن میں ہمیں بہت بڑی کامیابی ہوئی۔ مگر وہ ہماری کسی کوشش کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ محض خدا تعالٰے کا فضل و اسکا احسان تھا۔ اور بہت سے ایسے کام ہیں۔ جن میں ہماری غفلتوں اور کوتاہیوں نے روکیں ڈال دی ہیں۔ ہماری کوشش اور ہماری جد و جہد اور ہمارا ہر ایک قدم جو ہم اس کی راہ میں بڑھاتے ہیں۔ اور ہمارے تمام ارادے جو اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے ہوتے ہیں۔ وہ ایک بیج کی طرح ہوتے ہیں۔ جس کے نتائج خدا تعالٰے کے ہاتھ میں ہوتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ آئندہ سال کیسا سال ہوگا۔ اور کیا کیا خدا کے فضل اور اس کے احسان ہمراہ لائے گا۔ اس لئے میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالٰے اس سال کو ہمارے لئے مبارک کرے۔ اور وہ خود ہمارا ناصر و مددگار ہو۔ ہمارے قدموں کو گمراہی جھوٹ اور لغزشوں سے محفوظ رکھے۔ اور اس کی نصرت اور تائید ہمارے شامل حال ہو تا ہمارے دل اور ہماری زبانیں اور ہمارے جوارح اور ہماری گفتگو اور ہمارے تمام اعمال بھی اسی کے لئے ہوں۔ ہمارے ارادے اس کے ارادوں کے ماتحت ہوں۔ ہمیں سامان بھی میسر آئیں۔ اور ہماری کوششوں میں برکت ہو۔ اور نتائج کے لحاظ سے ماضی سے ہمارا استقبال اعلیٰ اور اکمل ہو۔ جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں۔ ہر سال اپنے ساتھ نئے کام لاتا ہے۔ اور انسان کو ہر سال ایک نیا نصب العین اپنے لئے مقرر کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ہمیں بھی اس نئے سال کے لئے ایک نیا نصب العین مقرر کرنا چاہیئے۔ گذشتہ سالوں میں جہاں تک ہم نے اپنے لئے نصب العین مقرر کئے۔ اور جہاں تک ان میں ہمیں کامیابی ہوئی۔ خدا تعالٰے بہتر جانتا ہے۔ پچھلے سالوں میں تو میرا یہ طریقہ رہا ہے۔ کہ میں خود کوئی نہ کوئی آئندہ سال کے لئے نصب العین مقرر کرتا تھا۔

خدا تعالٰے کا ارشاد

مگر آج میں وہ بات کہتا ہوں۔ جو مجھے کہی گئی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہمارا رب یہ چاہتا ہے۔ کہ ہم بار بار اور دور دور ملکوں

میں خدا تعالیٰ کے سچے اور سلامتی کے دین کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیں۔ ہمارے رب نے یہ ارشاد کیا ہے۔ گو وہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ مگر اس کی حکمت یہی چاہتی ہے۔ کہ اس کو

اس سال کے لئے ہم اپنا نصب العین مقرر کریں۔ کہ ہم اس کی سچی اور پاک تعلیم کو بار بار دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچا دیں۔ اور کسی انسان سے نہ ڈریں۔ یہی حکم اس پیدا کرنے والے نے ہمیں دیا ہے۔ شاید اس کے علم میں یہ سال ہماری کامیابیوں کے لئے دوسرے سالوں سے بہت بڑھ کر ہو۔ اور شاید یہ سال پچھلے سال سے اپنی عظمت اور نتائج کے لحاظ سے بہت بڑی شان رکھتا ہو۔ اور ایسے لوگ سلسلہ میں داخل ہوں۔ اور اس طرح داخل ہوں۔ کہ پہلے سالوں میں اس کی نظیر نہ پائی جاتی ہو۔ مجھے یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ اسی سال یوں کرو۔ یہ میرا استدلال ہے۔ کہ اس سال ہمیں اس کام کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے

ارشاد الٰہی کے دوبارہ نازل ہونے میں حکمت

کیونکہ خدا تعالیٰ کے ارشاد جب دوبارہ نازل ہوتے ہیں تو ان سے مقصد یہی ہوتا ہے کہ یہ امور اس وقت کے لحاظ سے زیادہ قابل توجہ ہیں۔ اس لئے میں اس سال کے لئے جماعت کا نصب العین تبلیغ تجویز کرتا ہوں۔ اور اپنے تمام ساتھیوں اور دوستوں کو اس کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ تا خدا کے فضل کے ماتحت پوری سعی اور کوشش سے اس کے دین کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا جائے۔ اور مجھے جو خدا نے بار بار تبلیغ کی ضرورت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ تو اس میں حکمت ہے۔ ایک شخص ایک دفعہ بات کو نہیں سمجھتا۔ تو دوسری دفعہ تیسری دفعہ سن کر سمجھ جاتا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ایک شخص جو سو دفعہ سن کر نہیں سمجھ سکا۔ وہ ایک سو ایک دفعہ سن کر نہیں سمجھے گا۔ یا ایک ہزار دفعہ سن کر وہ ایمان نہیں لایا تو ایک ہزار ایک دفعہ سنانے سے وہ نہیں مانیگا۔ اس لئے خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ تم تھکو نہیں۔ نہ کمزوری اور سستی اپنی طرف سے تم دکھلاؤ۔ تم نہیں جانتے کہ کون دور افتادہ اور کون در اصل ہدایت یافتہ لوگوں میں سے ہے۔ اس لئے وہ چاہتا ہے۔ کہ تم کوشش کرو اور وقت پر ہدایت ہم دینگے ۔

ہر ایک احمدی کو مبلغ بننا چاہیئے

پس ہر ایک کو مبلغ بنکر تبلیغ کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ خواہ وہ عالم ہو یا غیر پڑھا ہو۔ جہاں تک بھی اس کو علم ہو۔ اور اسے واقفیت حاصل کرنی چاہیئے۔ وہ خدا کی تعلیم اور اس کی ہدایات کو دنیا تک پہنچائے۔ تا خدا کا جلال ظاہر ہو۔ اور لوگ اخلاص سے اس کی بادشاہت کو تسلیم کریں۔ دنیا دار اپنی نادانی سے دوسرے مشاغل میں محو اور مشغول ہیں۔ اور وہ اپنی نفسانی ہوا و ہوس میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ان کو اپنی دنیوی ترقی اور جاہ و جلال کی فکر ہے۔ خدا کرے ۔

دفتر ـــــ تجارت

حصہ داران سٹور کے نام ضروری اطلاع

برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے ۲۷ جنوری ۱۹۲۴ء کو ایک مطبوعہ چٹھی کے ذریعہ حصہ داران سٹور کو سٹور کی موجودہ حالت سے اطلاع دے کر یہ خواہش کی تھی کہ اگر حصہ داران سٹور یہ چاہتے ہیں۔ کہ سٹور کے تمام سامان کو فروخت کر کے روپیہ تقسیم کریں۔ تو اس فیصلہ کے بعد یہ انتظام کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اس صورت میں پچاس فی صدی کبھی وصول ہونے کی امید نہیں۔ اس لئے کہ نہ تو اس قدر رقم خرچ کر کے اس کو خریدنے والا کوئی مل سکتا ہے۔ اور نہ یہ قیمت مل سکتی ہے۔ دوسری صورت یہ پیش کی تھی۔ کہ جو حصہ دار آئندہ حصہ دار نہیں رہنا چاہتے۔ ان کا روپیہ پچیس فی صدی خسارہ کے حساب سے منہا کر کے بصورت قرض ذمگی سٹور رہے گا۔ اور وہ حصہ داران جو سٹور کو اپنے پاس رکھیں گے۔ خواہ وہ ایک ہو۔ یا زیادہ اس قرضہ کو پانچ سال کے اندر ادا کرنے کے پابند اور ذمہ دار ہونگے۔ اور یہ بھی اعلان کیا گیا تھا کہ جو اصحاب اس چٹھی کا جواب نہ دینگے۔ ان کے متعلق یقین کر دیا جائیگا۔ کہ وہ اپنے روپیہ کو پانچ سال کے اندر بعد وضع پچیس فیصدی لینے پر رضامند ہیں ۔

اس چٹھی کی اشاعت کے بعد بعض نے اطلاع دی۔ کہ وہ سٹور کے باقاعدہ حصہ دار رہیں گے۔ اور بعض نے لکھا کہ وہ پانچ سال کے اندر اپنا روپیہ جو بعد وضع پچیس فیصدی خسارہ کے رہا ہے لے لیں گے۔ اور بعض نے خاموشی سے ہی فیصلہ پر رضامندی کا حسب اعلان اظہار کیا۔ اور عملی طور پر گویا یہ فیصلہ ہو گیا۔ کہ سٹور آئندہ کے لئے متعدد حصہ داران کی بجائے بہت ہی محدود حصہ داران کی ملکیت قرار پائے اور جن حصہ داران نے اس ذمہ داری کو قبول کیا۔ کہ وہ سٹور کے مالک ہو کر باقی حصہ داران کے روپیہ کی ادائیگی کی ذمہ داری لیں۔ انہوں نے در اصل ایک قربانی کی۔ اور ایک کثیر رقم کے لئے اپنے آپ کو زیر بار کر لیا۔ مگر مجھے افسوس ہے۔ کہ میرے ولائت جانے کے ایام میں بعض لوگوں نے روپیہ کا مطالبہ شروع کر دیا۔ جس کے لئے سٹور پانچ سال میں روپیہ ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔ اسی طرح پھر ایک بار غلط فہمی سے ایک ایسی تحریک شروع کرنی چاہی۔ جس کا نتیجہ موجودہ حالت کی بربادی ہو۔ اس لئے میں پھر ایک بار کھول کر اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ میں نے اس چٹھی مرسلہ ۲۷ جنوری ۱۹۲۴ء میں اس امر کا قطعی اعلان کر دیا تھا۔ کہ اس کے موافق جن لوگوں نے حصہ دار اپنا منظور کیا تھا جنہوں نے آئندہ اپنے روپیہ کو بموجب شرائط چٹھی مذکورہ واپس لینا چاہا۔ وہ اس کے پابند ہونگے۔ ہاں ایسے اصحاب کو یہ حق ہے۔ کہ وہ اپنے اس روپیہ کے متعلق اپنے اطمینان کے لئے اگر کوئی قانونی دستاویز حاصل کرنی چاہیں۔ تو میں ان حصہ داران کے مشورہ سے جنہوں نے اس کا حصہ دار رہنا ہر حالت میں منظور کیا ہے۔ اس کا انتظام کر دونگا۔ اور یہ ان کا حق ہے۔ کہ وہ ایسا مطالبہ کریں۔

اس وقت تک سٹور کی جائداد غیر منقولہ کی اصلاح اور ترقی کی طرف توجہ کی گئی ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے۔ جو بالآخر اس کے نقصان کی انشاء اللہ تلافی کر سکے گی۔ میں یہ بھی اعلان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ اگر سٹور کی کوئی جائداد فروخت ہوگی۔ تو اس کا اعلان کیا جائے گا۔ اور سب سے مقدم حق حصہ داران سٹور کا ہوگا۔ لیکن قیمت کے متعلق جو قیمت سب سے زیادہ ہوگی۔ وہی قبول کی جائے گی ۔

خاکسار ۔ یعقوب علی مینیجنگ ڈائرکٹر۔ سٹور احمدیہ قادیان